14055-انسانیت کو دین کی ضرورت ؟

سوال

لوگوں کو دین کی ضرورت کیوں ہے ؟
کیا یہ کافی نہیں کہ لوگوں کی زندگی کی حفاظت اور ضبط کے لئے قوانین بنا دیے جائیں ؟

پسندیدہ جواب

انسان کو اس کی دوسری ضروریات زندگی سے بھی زیادہ دین کی ضرورت ہے کیونکہ انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان مواقع کو جانے جس سے اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اسی طرح ان مواقع کو بھی جاننا ضروری ہے جو اس کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں ۔

اور اسی طرح ایسے کام اور حرکت کرنی بھی ضروری ہے جو کہ نافع اور اس کے اس کے نقصان کو دور کرے اور یہ شریعت ہی ہے جو ان اشیاء اور کاموں میں تمیز کرتی ہے کہ کونسی چیز نافع اور کونسی نقصان دہ ہے اور یہ شریعت ہی لوگوں کے درمیان اللہ تعالی کا عدل و انصاف ہے اور اس کے بندوں کے درمیان اس کا نور اور روشنی ہے ۔

تو لوگوں کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ایسی شریعت کے بغیر زندگی گزار سکیں جس سے وہ یہ تمیز کر سکیں کہ انہوں نے کون سا کام کرنا اور کون سا نہیں کرنا ۔

تو اگر انسان کے لئے ارادہ ہے تو پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جو چاہتا ہے اس کے لئے اس کی معرفت بھی ضروری ہے ، اور کیا وہ نفع مند ہے یا کہ نقصان دہ ، اور کیا وہ میری اصلاح کرے گا یا کہ اسے فساد میں بتلا کر دے گا ؟

تو اسے کچھ لوگ تو اپنی فطرت اور بعض اپنی علتوں کے استدلال کے ساتھ جانتے ہوں گے اور بعض کو اس کا علم نہیں اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ انہیں رسول بیان نہ کر دیں اور انہیں اس کی راہ نہ دکھا دیں اور رسول ان کے لئے اس کی تعرف نہ کر دیں ۔

دیکھیں کتاب : التدمریۃ تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ صفحہ نمبر (213-214)

اور مفتاح دار السعادۃ جلد نمبر (2 - صفحہ نمبر - 383)

مادی اور الحادی مذہب کا گراف جتنا بھی بلندی پر چلا جائے اور وہ خوبصورتی اختیار کر لے اور جتنے بھی افکار و نظریات پیدا ہو جائیں تو پھر بھی معاشرے اور افراد کو دین صحیح سے مستغنی اور کفایت نہیں کرتے اور نہ ہی ان میں یہ سکت اور طاقت ہے کہ وہ روح اور جسم کی طلبات پورا کر سکیں بلکہ آدمی جتنا بھی اس میں داخل ہو گا اسے اتنا ہی یقین کامل ہو گا یہ امن نہیں دے سکتے اور نہ ہی پیاسے کی پیاس بجھا سکتے ہیں ۔

تو اس سے چھٹکارا حاصل کر کے دین صحیح کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جہاں پر بھاگ کر جایا جائے ، ارنسٹ رینن کا کہنا ہے کہ (یہ ممکن ہے کہ ہر وہ چیز جسے ہم پسند کرتے ہیں وہ نیست و نابود اور تباہ ہو جائے اور عقل و علم اور صنعت کا استعمال زندگی باطل اور ختم ہو جائے لیکن یہ مستحیل اور ناممکن ہے کہ دین اختیار کرنا اور دین دار ہونا نیست و نابود اور تباہی کا شکار ہو بلکہ مادیت کے مذاہب کو باطل کرنے والی دلیل و حجت باقی رہے گی وہ مادی مذہب جو انسان کو زمینی زندگی کے اندر کمینی قسم کی سختیوں میں گھیرنے کی کوشش میں رہتا ہے)

دیکھیں کتاب : الدین تالیف : عبداللہ درازصفحہ نمبر(87)

اور محمد فرید وجدی کا قول ہے کہ :

(یہ مستحیل ہے کہ دینی سوچ اور دین اختیار کرنے کی سوچ نیست ونابود اور اس کا وجود ختم ہوجائے کیونکہ یہ میلان نفس کی سب سے بلندی ہے اور اس کی شفقت ونرمی کا سب سے اچھا درجہ ہے اور ایسے مبالغہ والا میلان ہے جوکہ انسان کے سر کو بلند کرتا ہے بلکہ یہ میلان اور زیادہ ہوتا ہے ۔

توجب تک انسان عقل ودانش رکھتا ہے.جس کے ساتھ اسے خوبصورتی اور بدصورتی کی پہچان ہوتی ہے تو دین اختیار کرنے کی فطرت اسے ادراک وفہم اور معرفت میں زیادتی کے حساب سے لازمی اور ضروری مل کر رہے گی)

دیکھیں کتاب : الدین ۔ صفحہ نمبر :(87)

توجب انسان اپنے رب سے دور جاتا ہے تووہ اپنے ادراک میں بلندی اور علم کی وسعت کے حساب سے اسے اپنے رب کے ساتھ اور جو اس پرواجب ہے میں جہالت کی عظمت کا ادراک ہوتا ہے کہ وہ کتنی بڑی جہالت میں ہے اور اسی طرح اپنے نفس کے لئے ان اشیاء سے جوکہ اس کی اصلاح یاپھر اسے خراب کریں اور اس میں اس کی سعادت مندی ہے یا کہ بدبختی میں جہالت کا ادراک ہوتا ہے ۔

اور اسی طرح اس کا علوم کی جزئیات اور مفردات میں جاہل ہونا مثلافلکیات کا علم اور علم کہکشاں اور کمپیوٹر کا علم اور اسی طرح ایٹمی علم سے بھی اسے اپنی جہالت کی کیفیت کا ادراک ہوتا ہے ۔

تواس وقت عالم غرور اور تکبر کے مرحلہ سے تواضع اور عاجزی اور انکساری اور تسلیم کے مرحلے کی طرف لوٹتا ہے اور پھر اس کا اعتقاد بن جاتا ہے کہ ان علوم کے پیچھے کوئی ایسا عالم اور حکمت والا ہے اور اس طبیعت کے پیچھے کوئی خالق ہے جوکہ اس کی قدرت رکھتا ہے ۔

تو یہ حقیقت حال ایک انصاف کے متلاشی کو یہ لازم کرتی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لائے اور سیدھے اور مضبوط دین کا اقرار کرے اور اس کی اطاعت میں داخل ہو اور فطرتی اور طبعی پکار کو قبول کرے ، تواگرانسان اس سے کنارہ کرے گا تواس فطرت الٹ ہوجائے گی اور وہ ان حیوانات کی صف میں شامل ہوجائے گا جوکہ گونگے اور بے عقل ہیں ۔

اور خلاصہ یہ کہ دین حق کو اختیار کرنا چاہیے ۔ وہ دین جوکہ اللہ تعالی کی توحید اور اسے اکیلا ماننے پر مبنی ہو اور اس اللہ وحدہ کی عبادت اللہ کے مشروع کردہ طریقے کے مطابق ہونی چاہئے ۔ تواس دین کو اختیار کرنا زندگی کا ضروری عنصر ہے تاکہ انسان اللہ رب العالمین کی بندگی حاصلی کرسکے اور دونوں جہانوں میں اپنی سعادت کو حاصلی کرے اور ہلاکت اور تکالیف سے سلامت رہے ۔

اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ تاکہ انسان اپنی نظریاتی قوت وطاقت کو پورا کرسکے تواسی ایک چیز کے ساتھ ہی عقل اپنی خواہشات کی تکمیل کرسکتی ہے اور اسکے بغیر اس کے بلند بالا مقاصد پورے نہیں ہوسکتے ۔

اور روح کے تزکیہ اور قوت وجدان کی تھذیب کے لئے یہ ایک ضروری عنصر ہے جبکہ انتہائی شرافت دین میں عوج ثریا کی مجال ہے اور ایسا گھاٹ ہے کہ جس کا پانی ختم نہیں ہوسکتا اور اس میں اپنی غرض وغایت حاصلی کی جاسکتی ہے ۔

اور عنصر اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ قوت ارادی مکمل ہوجوسب سے عظیم سبب اور دوافع کے ساتھ زیادہ اور نا امیدی اور مایوسی سے بچانے والے سب سے بڑے وسائل کے ساتھ مضبوطی اختیار کرتا ہے ۔

تو اس بنا پر تو اگر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ انسان طبعی طور پر شہری ہے تو ہم بھی یہ ضرور کہیں گے (بیشک انسان فطرتی طور پر دین دار اور متدین ہے)

دیکھیں کتاب ،، الدین ،، تالیف عبداللہ دراز ۔ صفحہ نمبر ۔ (84-85)

کیونکہ انسان کی دو قوتیں ہیں ،، علمی نظریاتی قوت ،، اور ،، علمی ارادی قوت ،، اور انسان کی مکمل سعادت مندی اس کی علمی ارادی قوت پر موقوف اور اسکا دارومدار ہے اور قوت علمی کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ مندرجہ ذیل امور کی معرفت نہ ہو :

1 ۔ اس معبود کی معرفت جو کہ خالق اور رازق ہے اور جس نے انسان کو عدم سے وجود دیا اور اس پر اپنی نعمتیں مکمل کیں ۔

2 ۔ اللہ تعالی کے اسماء اور اس کی صفات کی معرفت و پہچان اور جو اس کے واجبات ہیں اور ان اسماء کا اس کے بندوں پر اثر کی بھی معرفت ۔

3 ۔ ان راستوں کی پہچان اور معرفت جن کے ذریعے اللہ سبحانہ و تعالی کی طرف پہنچا جا سکتا ہے ۔

4 ۔ ان آفات اور عمل سے روکنے والی چیزوں کی معرفت جو کہ انسان اور اس راستے اور اس تک جو عظیم نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ان کے درمیان حائل ہوں ان کی معرفت ۔

5 ۔ اپنے نفس کی حقیقی معرفت اور جن کا یہ محتاج اور جو اس کی اصلاح کریں یا اس کے فساد کا باعث ہوں اور ان کی عیبوں اور ممیزات کی معرفت جس پر یہ مشتمل ہے ۔

تو ان پانچ چیزوں کی معرفت سے انسان کی قوت علمی کامل ہوتی ہے اور قوت علمی ارادی کی تکمیل اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ اللہ تعالی کے ان حقوق کا خیال نہ رکھا جائے جو کہ بندے پر ہیں اور پھر یہ حقوق اخلاص اور صدق و خیر خواہی اور اتباع و اطاعت اور اپنے اوپر اس کے احسان کی گواہی کے ساتھ ادا ہونے ضروری ہیں ۔

اور یہ دونوں قوتیں اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ تعالی کی مدد و تعاون شامل حال نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دے جس نے اپنے اولیاء کو اس صراط مستقیم کی ہدایت دی ہے ۔

دیکھیں : الفوائد صفحہ نمبر ۔ (18-19)

یہ علم ہو جانے کے بعد کہ صحیح دین ہی مختلف نفسوں کی تقویت کے لئے مدد الہی ہے کیونکہ دین ہی معاشرہ کے لئے بچاؤ کی ڈھال ہے اور اس لئے کہ انسانی زندگی کا قیام اس کے اعضاء کے درمیان تعاون کے ساتھ ہی ممکن ہے اور یہ تعاون اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ کوئی ایسا نظام نہ ہو جو کہ ان کے علاقات کی تنظیم اور ان کے واجبات کی تحدید کرے اور ان کے حقوق کا کفیل ہو ۔

اور یہ نظام کسی ایسی سلطان اور دلیل کے بغیر نہیں ہو سکتا جو کہ مخالفت کو روکنے والی اور نفس کو بے عزت ہونے سے روکے اور اسے اس کی حفاظت کی رغبت ہو اور نفوس میں اس کی ہیبت کی ضامن ہو اور اس کے محرمات کو توڑنے سے محفوظ رکھے تو یہ دلیل کیا ہے ؟

میں کہتا ہوں : کہ روئے زمین پر کوئی ایسی قوت نہیں جو کہ دین اختیار کرنے کی قوت کا مقابلہ کر سکے یا نظام کے احترام کرنے میں اس کی برابری ہی کر سکتی ہو ، اور معاشرے کے نظام کے استقرار اور اس کے ٹھہراؤ اور اجتماعیت اور اس میں راحت کے اسباب اور معاشرے کے اندر اطمنان کی ضامن ہو ۔

اوراس میں رازیہ ہے کہ جتنی بھی جاندار مخلوقات ہیں ان میں سے انسان کو یہ امتیاز حاصلی ہے کہ اس کی حرکات وسکنات اور تصرفات اختیاری جس کی قیادت ایک ایسی چیز کررہی ہے جسے آنکھیں اورکان نہیں پاسکتے اوریقینی طورپر عقیدہ ایمانی ہے جوکہ روح کومھذب بناتااوراعضاء کاتزکیہ کرتا ہے توانسان ہمیشہ یاتوعقیدہ صحیح کے ساتھ چلتا ہے یاپھر عقیدہ فاسدہ کے ساتھ توا گراس کاعقیدہ صحیح ہوجائے تواس میں ہرچیز صحیح ہوجاتی ہے اوراگرعقیدہ ہی فاسدہوجائے توہرچیزخراب اورفاسدہوجائے گی ۔

توعقیدہ اورایمان یہ دونوں انسان کے ذاتی محافظ ونگھبان ہیں اوران .{جس طرح کہ عام انسانوں میں ہے}.کی دوقسمیں ہیں :

1 ۔ ایساایمان جوکہ انسانی افضلیت اورعزت اورصرف ایسے معانی جس کی مخالفت کرنے سے نفس حیا کریں حتی کہ اگراس کی مادی جزاختم بھی کردی جائے ۔

2 ۔ اوراللہ تعالی پرایمان رکھنااوریہ کہ اللہ تعالی اس کے پوشیدہ رازوں کا بھی نگھبان ہے وہ پوشیدہ اورچھپی ہوئی چیزوں کوجانتا ہے توشریعت اپنی دلیل اللہ تعالی کے امراورنہی سے حاصلی کرتی ہے اورشعوراورحواس سے حیاء کی بناپرگرم تپتے ہیں یاتواللہ تعالی کے ڈراورخوف سے اوریاپھراس کی محبت سے <اوریاپھرامحبت >اورخوف دونوں کی بناپر ۔

اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایمان کی یہ قسم دونوں قسموں میں سے انسانی نفس پردلیل ہونے کے ناطے زیادہ قوی ہے اوریہ خواہشات کی آندھیوں اوراس کے تھپیڑوں کامقابلہ کرنے میں زیادہ قوی ہے اورعام وخاص میں نافذہونے کے اعتبارسے بھی زیادہ تیزاورجلدمیں نافذہوجاتی ہے ۔

تواس وجہ سے لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کے قواعدپرمبنی معاملات میں دین ہی سب سے بہترضمانت ہے اورپھریہ اجتماعی اورمعاشرتی ضرورت بھی ہے ، تواس میں کوئی شک نہیں کہ امت میں دین ایسے ہی ہے.جس طرح کہ جسم میں دل ہوتا ہے ۔

دیکھیں : الدین صفحہ نمبر : (98 ۔ 102)

توجب عمومی طورپردین کایہ مرتبہ ہے توآج اس دنیامیں کتنے ہی دین اورطریقے پائے جاتے ہیں اورآپ ہرقوم کودیکھیں گہ کہ اس کے پاس جوبھی دین ہے وہ اس پرخوش ہے اورسختی سے اسی پرکاربندہے ، تووہ کونساایسا صحیح دین ہے جوکہ نفس انسانی کی شوق کوپوراکرسکے ؟ اوردین حق کے کیاضوابط اوراصول ہیں ؟ .